ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر: حیات وخدمات

Life & Services of Prof. Dr.Abdul Rauf Zafar

Muhammad Tahir Akbar M. T. Tair*
Representative: Daily Baithak Multan.

Abstract:
Prof. Dr. Abdul Rauf Zafar was a renowned scholar and researcher, celebrated for his contributions as a teacher and as an individual. Born on January 8, 1951, and passing away on February 14, 2020, he authored 51 books and approximately 300 research articles. His academic career began in 1979 as a lecturer, and he remained committed to teaching until his death. Prof. Dr. Abdul Rauf Zafar provided outstanding service as the Director of the Seerat Chair at The Islamia University of Bahawalpur and as the Chairman of the Department of Islamic Studies at same university as well as at The University of Sargodha. This article examines his life, educational achievements, and research contributions, particularly in the fields of Seerat-e-Nabvi, Hadith, and Quran. The article begins by detailing his educational accomplishments and family life, followed by an in-depth review of his research services.
Keywords: Abdul Rauf Zafar, Biography, Services, Director Seerat Chair, Chairman Department of Islamic Studies, University.

1۔ شخصیت کا مختصر تعارف

دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مختصر سی زندگی میں اتنے زیادہ علمی و تحقیقی کام کر لیتے ہیں کہ دوسرے انسان حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ ان ہی شخصیات میں ایک نام پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر کا بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگوں پر اللہ کی یہ کرم نوازی ہوتی ہے ورنہ آج کے دور میں گھریلو، سماجی اور ملازمت کی ذمہ داریاں پوری کرنا ہی بہت بڑا کارنامہ خیال کیا جاتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر نے بلاشبہ غیر معمولی طور پر اچھا علمی و تحقیقی کام کیا نیز اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں انچارج سیرت چیئر ہوتے ہوئے انہوں نے جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے، دنیا بھر کے سکالرز سے رابطے کئے اور انٹر نیشنل کانفرنسز منعقد کرائیں، وہ انتہائی قابل تعریف ہے اور طلباء کے لئے ان کا تمام کام مشعل راہ ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر اور ان جیسے دوسرے سکالرز کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اعلائے کلمۃ الحق کا بھرپور طریقے سے کام کیا جائے اور اللہ و رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔

شعبہ علوم اسلامیہ میں علمی و تحقیقی کاموں کے علاوہ بھی پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر کی شخصیت کی جو جھلکیاں ان کی تصنیفات میں نظر آتی ہیں اور جو انہوں نے اپنے خاندانی حالات اور پس منظر سے آگاہ کیا ہے، ان سے علم ہوتا ہے کہ وہ ایک بہترین علمی و تحقیقی شخصیت ہوتے ہوئے، ایک اچھے بیٹے، اچھے والد، اچھے بھائی اور رشتہ داروں سے نہایت اچھا تعلق رکھنے والے تھے۔ سب بڑے اور چھوٹے ان سے محبت رکھتے تھے۔ والدہ سے ان کی محبت اور گہرا تعلق بھی ان کی بعض تحریروں میں ملتا ہے۔ انہیں والدہ کی وفات کا گہرا صدمہ ہوا نیز یہ کہ والدہ کی وفات کے محض چند روز بعد وہ

* Email of corresponding author: 786tiens@gmail.com

خود بھی اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے کوچ کر گئے لیکن اس دنیا میں بہت گہرے نقوش چھوڑ گئے۔ عوام الناس میں ان کی مقبولیت اور عزت و مقام کا ایک نظارہ ان کی وفات پر بھی سامنے آیا جب ان کے آبائی علاقہ میں ایک جم غفیر نے ان کے جنازے میں شرکت کی، بلاشبہ وہ ایک حیران کر دینے والا منظر تھا۔ بلاشبہ وہ ایک اچھے انسان، اچھے دوست، اچھے استاد، اچھے رشتہ دار اور اچھے محقق تھے جنہوں نے اس دنیا میں انمٹ نقوش رقم کئے۔

1.1۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کے احوال و آثار: پیدائش تا پوسٹ گریجویشن

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر 8 جنوری 1951ء کو اپنے آبائی گاؤں پنج کوسی تحصیل و ضلع بہاول نگر میں پیدا ہوئے۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر صاحب کا تعلق علمی اور ادبی خاندان سے تھا اور آج بھی ان کے خاندان کے بیشتر افراد علم التعلیم کے شعبے سے ہی منسلک ہیں۔ آپ کے والد کا نام مولانا عبدالغفار اور تایا کا نام عبدالحق تھا جو علمی اور ادبی شخصیات تھیں۔ آپ کے نانا کا نام مولانا عبدالقادر عارف حصاری بڑے معروف عالم تھے جن کی کئی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے تحقیقی مزاج اور مقالات سے بڑے بڑے اہل علم مستفید ہوتے رہے ان میں "نبوی جواہر در ذکر کبائر" کو پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر نے ایڈٹ کیا تھا جو وفاقی کتب خانہ ملتان سے شائع ہوئی تھی۔

ڈاکٹر پروفیسر عبدالرئوف ظفر اپنی کتاب "علوم القرآن فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ" میں اپنے والد، تایا اور نانا جان کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں کہ اس کتاب کی اشاعت میں میرا خاندانی پس منظر بھی شامل ہے۔ میرے نانا جان مولانا عبدالقادر عارف حصاری صاحب بڑے معروف عالم تھے ان کی کئی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں "نبوی جواہر در ذکر کبائر" کو میں نے ایڈٹ کیا تھا جو وفاقی کتب خانہ ملتان سے شائع ہوئی تھی۔ وہ باعمل عالم تھے۔ میرے دیگر نانا جان مولانا عبدالخالق اور نانا عبدالواحد جن کے ہاتھوں میں پروان چڑھا اور میری تقریروں کو وہ شوق سے سنا کرتے تھے۔ دوسرے ماموں جان عبدالرزاق کا بھی میں شیدائی تھا۔ میری تربیت میں ان کا بھی بہت بڑا ہاتھ تھا، میرے والد محترم مولانا عبدالغفار اور میرے تایا عبدالحق جن کی محبت اور دعاؤں سے میں اس مقام تک پہنچا۔ یہ سب لوگ عالم آخرت کو سدھار چکے ہیں۔ **اللھم اغفر لھم وارحمھم۔**

اساتذہ کرام بالخصوص شیخ مکرم الدکتور محمد سعید البادانجی آف حلب (شام) کی علمی سرپرستی ہر گھڑی میرے لئے باعث تقویت ہوتی ہے۔[1]

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں "پنج کوسی" اور نواحی گاؤں سے حاصل کی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت میں آپ کے والدین، تایا، ماموں، نانا اور خاندان کے دیگر افراد نے کردار ادا کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر اپنی کتاب "اطراف سیرت" کے حرف اول میں اپنے بھائیوں اور دیگر اہل خانہ کا تعارف اس طرح کراتے ہیں ہف کہ اس کتاب کی تکمیل میں اہل خانہ کی مدد شامل حال رہی۔ میرے دونوں بھائی عبدالقیوم اور عبدالقہار خاندانی معاملات میں مجھے مستغنی رکھتے ہیں۔

چھوٹا بھائی ابو بکر (بعد ازاں ڈائریکٹر IUB بھاولنگر کیمپس) آسٹریلیا میں PHD کی تکمیل کر رہا ہے۔ اس کی صابرہ بیوی عزیزہ نائمہ اپنے بچوں طلحہ، حذیفہ اور رقیہ کے ساتھ حوصلہ کا باعث بنیں۔ میرے بیٹے ڈاکٹر عبدالخالق اور بڑی بہو ڈاکٹر سدرہ عبدالخالق اپنے حسن انتظام سے گھریلو معاملات سے مجھے مستغنی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گھر کو امن و امان کا گہوارہ بنائے۔ اس کتاب کی تالیف کے دوران میرے چھوٹے بیٹے حماد ظفر کی شادی ہوئی۔ میری چھوٹی بہو خدیجہ حماد کی معصومیت اور اس کی محبت، کام کے لئے مہمیز ثابت ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی محبت کو دوام بخشے اور سیرت نبوی ﷺ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میری اکلوتی بیٹی کی شادی بھی اسی دوران ہوئی۔ جو میرے تمام علمی کاموں میں معاون رہتی ہے۔ اس کتاب میں بھی اس نے کافی کام کیا ہے۔ میرا نواسہ محمد سعد میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت میں رکھے اور ان کی دنیا و آخرت بہتر بنائے۔ والدہ صاحبہ کی دعائیں ہمیشہ شامل حال رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمیشہ قائم رکھے اور ان کو صحت عطا فرمائے۔[2]

- پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر صاحب نے 1968ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چشتیاں سے میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

- آپ نے 1970ء میں ایف اے کا امتحان گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔
- آپ نے بی اے کا امتحان گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں سے سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔
- آپ نے 1972ء میں مدرسہ ضیاء القرآن والحدیث چشتیاں سے درس نظامی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔
- آپ نے بی ایڈ گورنمنٹ کالج ملتان سے 1973ء میں سیکنڈ ڈویژن میں کی۔
- آپ نے ایم اے اسلامیات کے لئے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ لیا جہاں آگے جا کر آپ نے اس عظیم درسگاہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینے تھے۔ 1977ء میں آپ نے ایم اے اسلامیات کا امتحان دیا فرسٹ ڈویژن میں یہ امتحان پاس کرنے کے ساتھ امتیازی کارکردگی کی بنیاد پر سلور میڈل بھی حاصل کیا۔
- آپ کو عربی زبان سے بھی نہایت شغف تھا اور اس سے قبل آپ درس نظامی کا بھی امتحان پاس کر چکے تھے۔ آپ نے 1977ء میں اسلامیہ یونیورسٹی میں شعبہ عربی میں ایم اے کے لئے داخلہ لیا اور 1979ء میں ایم اے عربی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کرنے کے علاوہ امتیازی پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل بھی حاصل کیا۔

1.2۔ پوسٹ گریجویشن تا پی ایچ ڈی

پوسٹ گریجویشن کے بعد جنوری 1979ء میں آپ کی تقرری بطور لیکچرر زرعی یونیورسٹی میں ہوئی۔ 19 جون 1979ء کو آپ نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں لیکچرر شپ حاصل کی۔ اس دوران آپ حکومتی وظیفہ پر 1983ء میں گلاسکو یونیورسٹی انگلستان پی ایچ ڈی کے لئے گئے۔ آپ کو حکومتی وظیفہ پر گلاسکو یونیورسٹی انگلستان سے پی ایچ ڈی کرنے کا اعزاز حاصل ہوا جہاں انہوں نے آٹھویں صدی ہجری کے معروف عالم دین محمود بن احمد بن محمد الفارسی کی کتاب "اسماء رجال المصابیح" کی تدوین کی۔ یہ قلمی مخطوطہ انہوں نے خلیل الرحمن صاحب داؤدی ساکن لاہور کی لائبریری سے لیا تھا۔[3] آپ کو "پی ایچ ڈی" کی ڈگری 1988ء میں عطا کی گئی۔ اسی دوران 1987ء میں آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

1.3۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالروف ظفر کے اساتذہ

ڈاکٹر صاحب کے فرزند جناب ڈاکٹر عبدالخالق نے بتایا کہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر صاحب نے ناظرہ قرآن کی تعلیم مولانا حافظ محمد صدیق صاحب سے کے مدرسہ پنج کوسی سے حاصل کی۔ علمی گھرانے سے تعلق کی بنا پر آپ کو مولانا حافظ محمد صدیق صاحب کی خصوصی شفقت حاصل تھی۔ آپ کے سکول ٹیچرز میں جناب محمد عیسیٰ صاحب اور چوہدری محمد رفیق صاحب ان پر خصوصی شفقت فرماتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب " التحدیث فی علوم الحدیث " کے پیش لفظ میں اپنے استاد کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کالج چشتیاں میں تقریری مقابلے میں 1972ء میں انعام کے طور پر میں نے کتاب "مشکوۃ المصابیح" کو چنا جو استاد محترم چوہدری محمد رفیق صاحب نے عنایت فرمائی۔

آپ نے درس نظامی کی تعلیم جامعہ ضیاء القرآن چشتیاں سے حاصل کی جہاں آپ کے اساتذہ میں مولانا حافظ عبدالستار صاحب اور مولانا حافظ عبدالقدوس صاحب شامل تھے۔ دوران پی ایچ ڈی آپ کے مقالہ کے نگران Dr. John Medak تھے جبکہ اس دوران انہوں نے اپنے استاد محترم ڈاکٹر شیخ محمد سعید البادنجی کی راہنمائی میں کتب احادیث کا بھی گہرا مطالعہ کیا جس کے بارے میں وہ اپنی کتاب "التحدیث فی علوم الحدیث " کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ برطانیہ میں قیام کے دوران استاد محترم جناب ڈاکٹر شیخ محمد سعید البادنجی الندوی کی راہنمائی میں حدیث کی مختلف کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا۔ ان میں مقدمہ ابن الصلاح، توجیہ النظر، توضیح الافکار، امام شافعی کی کتاب الرسالہ، قواعد التحدیث، امام بغوی کی شرح السنہ اور فتح الباری فی شرح البخاری شامل ہیں۔ جبکہ امام بغوی کی تفسیر معالم التنزیل ان سے سبقاً پڑھی۔

1.4۔ شعبہ تدریس و تحقیق میں ملازمت

پوسٹ گریجویشن کے بعد جنوری 1979ء میں آپ کی تقرری بطور لیکچرر زرعی یونیورسٹی میں ہوئی۔ 18 جون 1979ء تک آپ اس عہدے پر فائز رہے۔ 19 جون 1979ء کو آپ نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں لیکچرر شپ حاصل کی۔ اس پوسٹ پر آپ نے 19 جون 1979ء تا نومبر 1989ء اپنی خدمات سرانجام دیں۔ اس دوران آپ نے حکومتی وظیفہ پر 1983ء تا 1988ء میں گلاسکو یونیورسٹی انگلستان سے پی ایچ ڈی بھی کی۔ نومبر 1989ء تا 23 فروری 1992ء آپ نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ اسلامک سٹڈیز میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر اپنی خدمات سرانجام دیں۔

آپ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ اسلامک سٹڈیز میں 24 فروری 1992ء سے لے کر 9 ستمبر 1995ء تک ایسوسی ایٹ پروفیسر رہے۔ آپ 10 ستمبر 1995ء کو پروفیسر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر صاحب نے اسلامیہ یونیورسٹی کے شعبہ سیرت چیئر کے ڈائریکٹر کی ذمہ داریاں 1991ء کو سنبھالیں جس پر اپریل 2012ء تک فائز رہے۔ آپ نے چیئرمین ۔ پارٹمنٹ آف حدیث وسیرت، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی حیثیت سے ذمہ داریاں 2 اگست 2002 کو سنبھالیں اور آپ اس عہدے پر 5 جنوری 2010ء تک فائز رہے۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں آپ کے تجربہ، سروس اور صلاحیتوں کی بنیاد پر چیئرمین ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز کا عہدہ 6 جنوری 2010ء کو تفویض کیا گیا۔ آپ اس عہدہ پر اپریل 2012ء تک فائز رہے۔

آپ نے اپریل 2012ء میں چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ سرگودھا کا عہدہ سنبھالا اور 2015ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ اس کے بعد 2015ء تا 2018ء سرگودھا یونیورسٹی کے لاہور کیمپس میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 2019ء تا اپنی وفات 14 فروری 2020ء یونیورسٹی آف لاہور کے شعبہ علوم اسلامیات میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

1.5۔ حج بیت اللہ اور بیرون ملک دورے

آپ نے 1987ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ ڈاکٹر صاحب ان دنوں ڈاکٹریٹ کے سلسلہ میں برطانیہ میں مقیم تھے اور آپ برطانیہ سے ہی حج کے لئے روانہ ہوئے۔ سعودی عرب اور برطانیہ کے علاوہ آپ نے مصر، ہالینڈ، جرمنی، سوئزرلینڈ، بیلجیئم، کویت، امریکہ اور ایران کے بھی دورے کئے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک کئی کانفرنسوں میں شرکت کی۔ آپ اردو، عربی اور انگریزی کے ماہر تھے۔

1.6۔ اخلاق وعادات، نجی زندگی، عشق رسول ﷺ

بلاشبہ وہ ایک اچھے انسان، اچھے دوست، اچھے استاد، اچھے رشتہ دار اور اچھے محقق تھے جنہوں نے اس دنیا میں انمٹ نقوش رقم کئے۔ آپ طلباء پر ہمیشہ مہربان رہے، ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے بہت سے مقالات کے نگران رہے اور انہیں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ کی وفات سے بلاشبہ طلبہ ایک شفیق استاد سے محروم ہوگئے۔ ان کے بہت سے طلباء بعد ازاں کالجز اور یونیورسٹیز کے لیکچرر اور پروفیسر بنے۔ آپ کی وفات سے ہم عصر افراد علم دوست شخصیت کے جانے پر اداس تھے۔ آپ کے آبائی علاقے میں خواتین کی تعلیم اور بہبود کا سلسلہ جاری تھا۔ اس میں دلچسپی لیتے بلکہ اس حوالے سے گاہے گاہے اپنے تعلق والوں سے بھی گفت وشنید اور مشورے لیتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی اپنے آبائی علاقے کے مکینوں اور معاملات میں دلچسپی لیتے تھے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر عصر حاضر کے مسائل کا حل صرف سیرت نبوی ﷺ میں ہی سمجھتے تھے اور اس موضوع پر آپ نے متعدد مضامین بھی لکھے۔ اپنی کتاب "اسوہ کامل" میں عرض مصنف کے اختتامی کلمات میں ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے لکھتے

ہیں۔"مجھے سیرت محمدی ﷺ میں ایسارنگ دے کہ آپ کی بارگاہ اقدس میں قبولیت کے شرف کا سزاوار ٹھہروں بلکہ ان مقالات کے ہر قاری کو ایساہی کردے تاکہ سیرت محمدی ﷺ کی روشن اور باعزت راہ پر چل کر ہم پھر اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو پاسکیں۔آمین [4]

1.7۔خاندان اور اولاد کا تعارف خود ان کی زبانی

پروفیسر ڈاکٹر عبدالروف ظفر نے اپنی متعدد کتب میں اپنے خاندان اور اولاد کا تعارف کرایا ہے۔"اطراف سیرت"اور"علوم القرآن فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ" میں اپنے ناناجان مولانا عبدالقادر عارف حصاری صاحب، ناناجان کے بھائیوں مولانا عبدالخالق اور عبدالواحد، ماموں پروفیسر میاں عبدالمجید(معروف خطیب)، ماموں جان عبدالرزاق، ماموں مولانا محمد شریف حصاری، ماموں ثناء اللہ(بہاولنگر)والد محترم مولانا عبدالغفار اور اپنے تایا عبدالحق کا تفصیلی تعارف کراتے ہیں اور ان کے علمی کارناموں اور تعلیمی و تبلیغی سرگرمیوں سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔ [5]

اپنے تین بھائیوں عبدالقیوم ایڈووکیٹ، عبدالقہار راشد پی آر او پنجاب اسمبلی، اور ابو بکر ڈائریکٹر آئی یو بی بہاولنگر کیمپس ڈاکٹر ابو بکر کی اہلیہ نائمہ اور ان کے بچوں طلحہ، حذیفہ اور رقیہ کے تفصیلی تعارف کے علاوہ اپنے بڑے بیٹے ڈاکٹر حافظ عبدالخالق، بہو سدرہ عبدالخالق ان کے بچوں مریم، محمد احمد، اپنے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر حماد ظفر اور بہو خدیجہ حماد، اکلوتی بیٹی ڈاکٹر میمونہ تبسم (اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور)، داماد محمد علی اور ان کے بچوں محمد سعد، رمیصاء، فردوس اور حمزہ علی کا بھی تفصیلی تعارف کراتے ہیں۔ [6]

1.8۔وفات اور مدفن

14 فروری 2020ء بروز جمعہ کو سعی مسلسل کا یہ عظیم شخص سرگودھا یونیورسٹی ضلع سرگودھا میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔جب آپ پی ایچ ڈی کے طالب علم کا viva لینے سرگودھا یونیورسٹی گئے تھے۔ آپ عرصہ دراز سے دل کے مریض تھے۔ آپ کو دل کا تیسرا دورہ تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ کا جسد خاکی لاہور لایا گیا جہاں 15 فروری 2020ء بروز ہفتہ آپ کی نماز جنازہ صبح آٹھ بجے ٹرائی کون ولیج بالمقابل جوبلی ٹاؤن کینال روڈ لاہور میں ادا کی گئی۔ آپ کی دوسری نماز جنازہ اڑھائی بجے دن سٹی ہائی سکول گراؤنڈ بہاول نگر میں ادا کی گئی۔ بعد ازاں آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر آپ کے آبائی قصبہ پنج کوسی میں دو مرتبہ ادا کی گئی۔ آبائی قصبہ میں آپ کی نماز جنازہ سابق ڈائریکٹر سیرت چیئر آئی یو بی پروفیسر ڈاکٹر منیر احمد نے پڑھائی۔ ان چاروں جنازوں میں عوام و خواص ایک بڑے جم غفیر نے شرکت کی۔ جس سے اندازہ ہوتا کہ لوگ آپ سے کس قدر محبت رکھتے تھے۔ آپ کو آپ کے آبائی گاؤں پنج کوسی کے قبرستان میں ان کی قابل احترام والدہ ماجدہ کے پہلو میں بعد نماز عصر سپرد خاک کیا گیا۔ والدہ سے ان کی محبت اور گہرا تعلق بھی ان کی بعض تحریروں میں ملتا ہے۔ انہیں والدہ کی وفات کا گہرا صدمہ ہوا۔ ان کی والدہ کی وفات 25 جنوری 2020ء کو ہوئی۔ والدہ کی وفات کے چند دن بعد 14 فروری 2020ء کو خود بھی اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے کوچ کر گئے لیکن اس دنیا میں بہت گہرے نقوش چھوڑ گئے۔ عوام الناس میں ان کی مقبولیت اور عزت و مقام کا ایک نظارہ ان کی وفات پر بھی سامنے آیا جب ان کے آبائی علاقہ میں ایک جم غفیر نے ان کے جنازے میں شرکت کی، بلاشبہ وہ ایک حیران کر دینے والا منظر تھا۔ اللھم اغفرہ ورحمہ وادخلہ فی جنۃ الفردوس۔ آمین

2۔ تعلیمی باڈیز، کونسلوں اور مختلف کمیٹیوں میں آپ کی ممبر شپ

ڈاکٹر صاحب نے تدریسی خدمات کے دوران نہ صرف اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھا، بلکہ ملکی اداروں میں درجن بھر کمیٹیوں کے ممبر بھی رہے:

- آپ زید اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی پشاور میں سال 1998ء سے لے کر 2001ء تک بورڈز آف گورنرز کے ممبر رہے۔
- آپ زید اسلامک سنٹر کراچی یونیورسٹی کراچی میں 2002ء تا 2005ء سلیکشن بورڈ کے ممبر رہے۔

- آپ بہاؤالدین زکریایونیورسٹی ملتان میں 1992ء تا 1993ء سلیکشن بورڈ کے ممبر رہے۔
- آپ اسلامک کیڈٹ کالج کوٹ ادو مظفر گڑھ میں بھی بورڈز آف گورنرز کے ممبر رہے۔
- آپ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بورڈ آف ایڈوانس سٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ کے ممبر رہے۔
- آپ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں مارچ 1996ء تا مارچ 1999ء تک ممبر آف سینڈیکیٹ رہے۔
- آپ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں 2019ء میں تین سال کے لئے بورڈ آف سٹڈیز کے ممبر تعینات ہوئے۔
- آپ 1993ء تا 2002ء اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ڈسپلنری کمیٹی کے چیئرمین رہے۔
- آپ 2001ء تا 2006ء اسلامیہ یونیورسٹی کنٹین کے چیئرمین رہے۔
- آپ 2001ء تا 2007ء اسلامیہ یونیورسٹی لون کمیٹی کے چیئرمین رہے۔
- آپ 2000ء تا 2006ء اسلامیہ یونیورسٹی لائبریری کمیٹی کے چیئرمین رہے۔
- آپ 2000ء تا 2007ء اسلامیہ یونیورسٹی کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کے ممبر رہے۔
- آپ 1994ء تا 2000ء اسلامیہ یونیورسٹی مسجد تعمیر کمیٹی کے چیئرمین رہے۔
- آپ 1979 سے 10 جنوری 2011ء تک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی ایڈمیشن کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔

2.1۔بطور ڈائریکٹر سیرت چیئر آئی یو بی نیشنل وانٹرنیشنل کانفرنسز، ورکشاپس اور تقریری مقابلے

آپ نے بطور ڈائریکٹر سیرت چیئر، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کی ذمہ داری کے عرصہ میں حسبِ ذیل کارہائے نمایاں سرانجام دیے:

- بطور ڈائریکٹر سیرت چیئر آپ نے سالانہ بنیادوں پر ہر سال سیرت طیبہ کے مختلف موضوعات پر طلباء وطالبات کے درمیان تقریری وتحریری مقابلے منعقد کرائے۔
- اطراف سیرت میں لکھتے ہیں کہ سیرت چیئر کے تحت ایک مثالی کتب خانہ قائم کیا گیا ہے۔ کتب پر تقریباً دس لاکھ روپے سے زائد خرچ کئے گئے ہیں جس میں سیرت طیبہ اور اس متعلق نادر ونایاب کتب کا وقیع ذخیرہ موجود ہے۔ جن میں سے اکثر کتب پاکستان کے دیگر کتب خانوں میں مفقود ہیں۔ اس ایئر کنڈیشنڈ لائبریری میں محققین، یونیورسٹی اساتذہ اور طلبہ طالبات محو مطالعہ رہتے ہیں۔ سیرت پر اور حدیث نبوی ﷺ پر جس نئی کتاب کے چھپنے کا پتہ چلے خرید لی جاتی ہے۔
- سیرت چیئر کے زیر اہتمام ہونے والے سیمینارز اور ان کے عنوانات کی تفصیل پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کی کتاب اطراف سیرت کے مختلف صفحات 7 سے لی گئی ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
- ۱۱مارچ ۱۹۹۲ء، معراج النبی ﷺ کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر اور دیگر پروفیسر صاحبان نے مقالہ جات پیش کیے۔
- ۱۰مارچ ۱۹۹۳ء، سیرۃ النبی ﷺ اور عصر حاضر کے تقاضے کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر اور دیگر علمی شخصیات نے مقالہ جات پیش کیے۔
- ۳۱مارچ ۱۹۹۴ء، عقل انسانی پر محسن انسانیت ﷺ کے اثرات کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد الغزالی نے مقالہ پیش کیا۔
- ۴اپریل ۱۹۹۵ء، رحمۃ اللعالمین ﷺ بحیثیت سید المرسلین کے موضوع پر جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خان

- اپریل ۱۹۹۶ء، سیرت النبی ﷺ اور جدید تحریکیں کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی نے مقالہ پیش کیا۔
- نومبر ۱۹۹۷ء، السیرۃ النبوی ﷺ بین الاعجاز والتاسی کے موضوع پر ڈاکٹر محمد سعید الباد نحمی (برطانیہ) نے مقالہ پیش کیا۔
- اپریل ۱۹۹۸ء، سیرت نبوی ﷺ اور عصر حاضر کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد الغزالی کے اپنا مقالہ پیش کیا۔
- پہلی انٹر نیشنل سیرت کانفرنس ۱۱ تا ۱۳ فروری ۲۰۰۰ء میں منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کی۔ اس میں دنیا بھر سے مسلمان سکالروں نے شرکت کی۔ ہندوستان، ایران، کویت، شام اور برطانیہ سے دانشور اور علماء تشریف لائے۔ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں سے بھی بھرپور نمائندگی ہوئی۔ اس کانفرنس میں تقریباً ۷۰ کے قریب سکالرز تشریف لائے۔ ان میں سے چند معروف سکالرز کے اسمائے گرامی اس طرح ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید الباد نحمی ندوی، ڈائریکٹر اسلامک سنٹر مانچسٹر، برطانیہ۔ پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی، پریذیڈنٹ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر مظہر یاسین صدیقی، یونیورسٹی آف علی گڑھ، انڈیا۔ پروفیسر ڈاکٹر جمشید عالم ندوی، انڈیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد المرصفی، کویت یونیورسٹی، کویت۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد النبی اسطیف، دمشق یونیورسٹی ، شام۔ پروفیسر ڈاکٹر رضا مصطفی سبزواری، ڈائریکٹر کلچرل کونسلر آف ایران۔ ڈاکٹر محمد مہدی توسلی، ڈائریکٹر آف ایران پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پرشین ، اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد الغزالی، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اشرف ، سول سروسز اکیڈمی، لاہور۔ پروفیسر ڈاکٹر نصیر اختر، کلیہ علوم اسلامیہ جامعہ، کراچی۔ پروفیسر ڈاکٹر نور الدین جامی، صدر شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر، صدر شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔ پروفیسر عبد الجبار شاکر، ڈائریکٹر پنجاب پبلک لائبریریز لاہور۔ پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز، ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ ولینگویجز، پشاور یونیورسٹی، پشاور۔ ڈاکٹر محمود الحسن عارف، صدر دائرہ معارف اسلامی، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد الغنی شیخ ڈائریکٹر لینگویجز، سندھ یونیورسٹی، جام شورو۔ پروفیسر میاں عبد المجید، صدر شعبہ علوم اسلامیہ، گونمنٹ ڈگری کالج بوسن روڈ، ملتان۔ نامور سکالر مولانا محمد شریف حصاری، کراچی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس زبیر، چیئرمین شعبہ حدیث وسیرت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر ممتاز بھٹو، ڈین علوم اسلامیہ جامشورو یونیورسٹی، حیدرآباد۔
- اپریل ۲۰۰۰ء، سیرت نبوی ﷺ اور خواتین کے حقوق وفرائض کے موضوع پر ڈاکٹر قطب عبد الحمید (مصر) نے اپنا مقالہ پیش کیا۔
- اپریل ۲۰۰۰ء، سیرت نبوی ﷺ قرآن کی روشنی میں کے موضوع پر ڈاکٹر قطب عبد الحمید اور ڈاکٹر کمال نے اپنے مقالہ جات پیش کیے۔
- مئی ۲۰۰۰ء، رسول اللہ ﷺ بحیثیت منتظم اعلیٰ کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی نے اپنا مقالہ پیش کیا۔
- ۶ جنوری ۲۰۰۳ء، مغرب کے نظریات سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری نے مقالہ پیش کیا۔
- ۱۰ اپریل ۲۰۰۳ء، رسول اللہ ﷺ بحیثیت معلم کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب نے مقالہ پیش کیا۔
- ۱۴ اپریل ۲۰۰۳ء، اتباع رسول ﷺ کے موضوع پر حافظ محمد یحییٰ میر محمدی نے اپنا مقالہ پیش کیا۔

- دوسری انٹرنیشنل سیرت کانفرنس ۱۷ تا ۱۹ فروری ۲۰۰۴ء میں منعقد ہوئی۔ جس کا عنوان "جدید تناظر میں مسلم امہ کے مسائل اور ذمے داریاں حیات طیبہ ﷺ کی روشنی میں" تھا۔ صدارت لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول گورنر پنجاب نے کی۔ اس میں دنیا بھر سے ۶۰ کے قریب سکالروں نے شرکت کی۔ کویت، شام، الجزائر، سعودی عرب، انڈیا اور امریکہ کے علماء تشریف لائے۔ جن میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر صہیب حسن ڈائریکٹر قرآن سوسائٹی (لندن)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری، ڈین اسلامک لرننگ و عربیک، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید، ڈین فکلیٹی آف اسلامک لرننگ کراچی یونیورسٹی کراچی۔ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن محمود، نائب رئیس مرکز الدعوۃ والارشاد، سعودی عرب، اسلام آباد۔ فضیلۃ الشیخ عبدالحمید خروب، الجزائر۔ پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز، صدر شعبہ سیرت سٹڈیز و ڈین فیکلٹی آف عربیک و اسلامک لرننگ پشاور یونیورسٹی۔ ڈاکٹر علی اصغر چشتی، ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔ فضیلۃ الشیخ عبدالکریم الہلال، رئیس شئون الدینیہ، سفارت خانہ سعودی عرب، اسلام آباد۔ حافظ مسعود عالم، استاذ جامعہ التربیۃ الاسلامیہ، فیصل آباد۔ فضیلۃ الشیخ حافظ ثناء اللہ الزاھدی، الجامعہ اسلامیہ، صادق آباد۔ سید طفیل حسین شاہ، ڈائیرکٹر اسلامک مشن، برطانیہ۔ پروفیسر ڈاکٹر نور الدین جامی، چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، زکریا یونیورسٹی ملتان۔ ڈاکٹر خالد ظفر اللہ، صدر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ پوسٹ گریجوٹ کالج سمندری، فیصل آباد۔ ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء، شیخ زید اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی۔
- تیسری انٹرنیشنل کانفرنس ۲۰ تا ۲۲ اپریل ۲۰۰۷ء میں منعقد ہوئی۔ جس کے اہم عنوانات "تدوین حدیث چودہ صدیوں میں ہونے والے کام کا علمی جائزہ" اور "عصر حاضر میں حدیث و سیرت کی نشر واشاعت کی ضرورت و اہمیت" تھے۔ جس میں ملکی محققین کے علاوہ شام مصر، سعودی عرب، ترکی انڈیا اور برطانیہ کے سکالرز نے شرکت کی اور ۵۰ کے قریب محققین و سکالرز نے اپنے مقالات پیش کئے۔ ان میں چند ایک نمایاں شخصیات کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد سعید الباد نحلی الندوی (شام)۔ پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ مصطفی ابو قریشہ (جامعہ ازہر)۔ ڈاکٹر احمد بن محمد الشرقاوی (مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب)۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالحمید (ترکی)۔ پروفیسر ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی (انڈیا)۔ پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی ڈین وش یونیورسٹی، اسلام آباد۔ پروفیسر عبدالجبار شاکر ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید کراچی۔ ڈاکٹر شیر محمد زمان (اسلام آباد)۔ پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (لاہور)۔ پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (بلوچستان)۔ پروفیسر ڈاکٹر نصیر اختر (کراچی)۔ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر (اسلام آباد)۔ پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء (پشاور)۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد جعفر (کوئٹہ)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خاکوانی (اسلام آباد)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی (اسلام آباد)۔
- 2008ء میں قومی قرآن کانفرنس کا انعقاد کرایا۔ جس میں ملک بھر کی جامعات سے علوم اسلامیہ کے ماہرین نے شرکت کی۔ اس میں پیش کئے جانے والے مقالہ جات کو بعد ازاں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے "مقالات قرآن کانفرنس" کے نام سے شائع کیا۔
- 2009ء میں پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی (ڈربن، جنوبی افریقہ) کے لیکچرز غلام محمد گھوٹوی ہال میں منعقد کروائے۔
- چوتھی انٹرنیشنل سیرت کانفرنس ۵ تا ۷ دسمبر ۲۰۱۰ء میں منعقد ہوئی۔ جس کے اہم عنوانات "بنیادی انسانی حقوق سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں" اور "مکالمہ بین المذاہب سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں" تھے۔ کانفرنس کی صدارت اس

وقت کے وائس چانسلر آئی یو بی ڈاکٹر محمد مختار احمد نے کی۔ ملکی جامعات کے محققین کے علاوہ شام، مصر، سعودی عرب، ترکی اور انڈیا کے سکالرز نے شرکت کی۔ پاکستان کی جامعات سے کم وبیش بیالیس محققین وسکالرز نے تحقیقی مقالات پیش کئے۔ جن کی تعداد ۷۰ کے قریب تھی۔ چند ایک نمایاں شخصیات اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد محمد شرقاوی جامعۃ الازھر قاہرہ، حال جامعہ اسلامیہ المدینہ المنورہ۔ حافظ نثار الحق ٹیکساس، امریکہ۔ ڈاکٹر حفیظ ارشد ملک لندن برطانیہ۔ پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم بن محمد ابراہیم جامعہ الازھر قاہرہ، مصر۔ ڈاکٹر عبدالحمید خروب الجزائر۔ علامہ عبدالرزاق مانچسٹر برطانیہ۔ سید سلمان ندوی ساؤتھ افریقہ محمد عبدہ عتین ناظم رابطہ عالم اسلامی (سعودی عرب) مکتب اسلام آباد۔ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر شہید مبعوث سعودی عرب اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر سابق ڈین اورئینٹل لینگویجز پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹ۔ پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید سابق ڈین علوم اسلامیہ کراچی یونیورسٹی کراچی۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ اشرف شاہین بلوچستان یونیورسٹی پشاور۔ پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر کوئٹہ۔ پروفیسر ڈاکٹر خلیل الرحمن علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔ ڈاکٹر خالد ظفر اللہ گورنمنٹ پوسٹ گریجوٹ کالج گوجرہ۔

- پانچویں انٹرنیشنل سیرت کانفرنس، ۲۹ تا ۳۱ جنوری ۲۰۱۳ء میں منعقد ہوئی۔ جس کا عنوان "عصر حاضر کے معاشرتی مسائل اور ان کا حل سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں" تھا۔ اس ملکی محققین کے علاوہ امریکہ، بنگلہ دیش، مصر کویت، سعودی عرب، الجزائر اور انڈیا کے سکالرز نے شرکت کی۔ جس میں انہوں نے اپنے تحقیقی مقالات پیش کئے۔ جن کی تعداد کم وبیش ۴۰ کے قریب ہے۔ جن میں چند ایک نام درج ذیل ہیں۔ مولانا محمد حنیف جالندھری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس ملتان۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چودھری، وائس چانسلر سرگودھا یونیورسٹی سرگودھا۔ ڈاکٹر سہیل حسن، شعبہ حدیث انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد۔ ڈاکٹر محمد حماد لکھوی، ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی، چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور۔ ڈاکٹر محمد اعجاز، ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ سید عبدالغفار بخاری، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد۔ پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد منصوری، ڈائریکٹر مودودی انسٹی ٹیوٹ لاہور۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالقدوس صہیب شعبہ علوم اسلامیہ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔ ڈاکٹر عبدالعزیز صالح الطبیان، ڈین کلیہ الدعوۃ اصول الدین، مدینہ یونیورسٹی، سعودی عرب۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا۔ حافظ محمد سعد اللہ ایڈیٹر اردو دائرہ معارف اسلامی، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ ڈاکٹر منیر احمد، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔ ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ ڈاکٹر محمد یوسف صدیق، ڈھاکہ یونیورسٹی بنگلہ دیش۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد محمد شرقاوی جامعہ الازھر قاہرہ، حال جامعہ اسلامیہ المدینہ المنورہ۔ ڈاکٹر خالد ظفر اللہ، ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ فیصل آباد۔ ڈاکٹر حافظ ضیاء الرحمن لیکچرر شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

2.2۔ بطور چیئرمین ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز یونیورسٹی آف سرگودھا خدمات

مندرجہ ذیل تفصیلات ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر کی کتاب "خطبات سرگودھا"[8] سے لیے گئے ہیں کہ 22 نومبر 2012ء کو پروفیسر حافظ نثار الحق صدر امریکن سوسائٹی برائے حقوق ٹیکساس امریکہ کو دعوت دی۔ انہوں نے "امریکہ میں مسلمانوں کے احوال" کے عنوان سے مقالہ پڑھا اور سوالات کے جوابات دیئے۔

- مئی 2013ء کو سرزمین مقدس مکہ مکرمہ کے ڈاکٹر صالح عبد الرحمن الغامدی کے لیکچرز "اسلام کی بنیادیں: چند فکری پہلو" کے عنوان سے انعقاد پذیر ہوئے۔
- 17 دسمبر 2013ء کو عالم اسلام کے معروف اسکالر اور دانشور فرزند ارجمند سید سلیمان ندوی پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی (جنوبی افریقہ) کو دعوت دی۔ انہوں نے "مطالعہ سیرت کے جدید پہلو" کے عنوان سے سیمینار میں لیکچر دیا۔
- جون 2014ء میں پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق خان صاحب ڈین فیکلٹی آف اسلامی لرننگ، یونیورسٹی آف بہاولپور نے "تحقیق کے نئے زاویے" کے عنوان سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلباء و طالبات کو لیکچر دیا۔
- 12 اپریل 2014ء کو پروفیسر ڈاکٹر خالد ظفر اللہ صاحب چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ ریلوے روڈ کالج، فیصل آباد نے موجودہ دور میں ترکی میں نفاذ اسلام کی کوششیں" کے عنوان سے سیمینار میں علمی مقالہ پیش کیا۔
- 18 مئی 2015ء میں پروفیسر قبلہ ایاز سابق وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی نے بعنوان "افغانستان سے امریکی فوج کا انخلاء اور امت مسلمہ کا مستقبل" اور پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد صاحب نے بعنوان "پاکستان میں تعلیم کی اہمیت و ضرورت" پر مقالات ایم بی اے ہال میں پیش کرنے کا اہتمام کیا گیا۔
- جون 2015ء میں ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کے تعاون سے ایک ورکشاپ منعقد ہوئی جس کا عنوان "اسلامی علوم میں تحقیق کے جدید مناہج" کے عنوان سے ہوا جس میں پروفیسر ڈاکٹر محمد امین صاحب، پروفیسر ڈاکٹر حماد لکھوی صاحب پروفیسر ڈاکٹر خالد ظفر اللہ صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر صاحب تشریف لائے اور انہوں نے دو دن تک مختلف عنوانات پر خطاب فرمایا۔
- مارچ 2014ء میں ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی صاحب سے وعدہ لیا تھا کہ مارچ 2015ء میں آپ کے دس خطبات یونیورسٹی آف سرگودھا میں ہوں گے۔ پھر اس پروگرام کو دس دنوں کی بجائے پانچ دنوں میں منحصر کر دیا گیا۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب نے روزانہ دو دو خطبے ارشاد فرمائے۔ اکثر خطبات کی صدارت وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری صاحب نے کی۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ کھگہ نے بحسن و خوبی سر انجام دیئے۔ ان خطبات میں جامعہ سرگودھا کے طلبہ کے علاوہ اسلام آباد، لاہور، فیصل آباد کے مختلف تعلیمی اداروں میں سے بعض اساتذہ اور معززین علاقہ بھی شرکت کرتے رہے۔[9]

2.3۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر کے اعزازات

- آپ کو سال 2003ء سے لے کر 2005ء کے عرصے کے لئے ہائیر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کی طرف سے بیسٹ ٹیچر ایوارڈ دیا گیا اور ایک لاکھ روپے کا کیش بھی دیا گیا۔
- اسلامیہ یونیورسٹی کی جانب سے بیسٹ ٹیچر کا ایوارڈ آپ کو سن 2005ء میں دیا گیا۔
- بی اے، بی ایس سی اور ایم اے اسلامیات کے نصاب کی تیاری کے سلسلہ میں آپ کی گورنر پنجاب سے ملاقات ہوئی اور آپ کو سال 2005ء میں بیسٹ ٹیچر ایوارڈ کی شیلڈ گورنر پنجاب جناب خالد مقبول کی طرف سے لاہور میں دی گئی۔

2.4۔ الیکٹرانک میڈیا پر لیکچرز

اگرچہ کہ پروفیسر ڈاکٹر عبد الرئوف ظفر صاحب نے الیکٹرانک میڈیا خاص طور پر پیغام ٹی وی پر لیکچرز دیئے لیکن راقم کو وہ دستیاب نہیں ہو سکے۔ جس کی وجہ ان کے بارے میں کچھ لکھنے سے قاصر ہے۔

3۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر کی علمی و تحقیقی خدمات

پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر کی علمی و تحقیقی خدمات اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا نہایت دشوار کام ہے۔ آپ کی 51 کتب کی فہرست زیر نظر مضمون میں شامل کی گئی ہے۔ قومی و بین الاقوامی مجلات میں آپ کے سینکڑوں مضامین شائع ہوئے۔ جن میں سو سے زائد مضامین انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔ پوسٹ گریجویٹ، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے سینکڑوں طلباء و طالبات نے آپ کی زیر نگرانی اپنے تحقیقی مقالہ جات مکمل کیے۔ الغرض آپ کی علمی و تحقیقی خدمات بے مثال ہیں۔

3.1۔ پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ

پروفیسر ڈاکٹر عبد الرئوف ظفر صاحب اپنی کتاب ''التحدیث فی علوم الحدیث'' کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ مجھے دینی علوم سے ہمیشہ سے شغف رہا ہے۔ میں اوائل عمر سے کتابیں خریدنے میں حدیث رسول ﷺ اور سیرت نبوی کو ترجیح دیتا رہا۔ ابتدائی کتب میں رحمۃ اللعالمین کو پہلے خریدا۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں میں تقریری مقابلے میں 1972ء میں انعام کے طور پر میں مشکوٰۃ المصابیح کو چنا جو استاد محترم چوہدری محمد رفیق ریٹائرڈ پرنسپل نے عطا فرمائی۔ میں نے برطانیہ میں حدیث کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی۔ جس میں آٹھویں صدی ہجری کے معروف عالم دین محمود بن احمد بن محمد الفارسی کی کتاب ''اسماء رجال المصابیح'' کی تدوین کی۔ برطانیہ میں قیام کے دوران استاد محترم جناب ڈاکٹر شیخ محمد سعید البادنجی الندوی کی راہنمائی میں حدیث کی مختلف کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا۔ ان میں مقدمہ ابن الصلاح 'توجیہ النظر' توضیح الافکار امام الشافعی کی کتاب الرسالہ ''قواعد التحدیث'' امام بغوی کی شرح السنہ اور فتح الباری فی شرح البخاری شامل ہیں۔ اصول حدیث کی تقریباً سب کتب اس ناچیز کے کتب خانہ میں موجود ہیں جن میں سے اکثر ڈاکٹریٹ کی تعلیم کے دوران خریدی گئیں۔[10]

3.2۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر کی زیر نگرانی تحریر کردہ مقالہ جات

پروفیسر ڈاکٹر عبد الرئوف ظفر بلاشبہ پوسٹ گریجویٹ، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات کے نگران رہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب کو وسیع تجربہ حاصل تھا۔ بطور نگران مقالہ وہ ہمیشہ طلباء کی حتی المقدور راہنمائی کرتے اور ہمیشہ ان کا رویہ مشفقانہ رہا۔ وہ طلباء کو مطالعہ اور تحقیق کی جانب راغب کرتے۔ آپ کے شاگرد آج پوری دنیا میں علمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی زیر نگرانی طلباء و طالبات نے سینکڑوں مقالہ جات تحریر کیے۔ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کی لائبریری میں آپ کے زیر نگرانی صرف ایم فل کے بانوے 92 مقالہ جات موجود ہیں۔ جن کی کمپیوٹرائزڈ فہرست بھی موجود ہے۔ ذیل میں آپ کی زیر نگرانی تحریر کئے جانے پی ایچ ڈی کے مقالات میں میں منتخب کی فہرست پیش کی جارہی ہے۔

☆...حدیث لوین تحقیقاً وضبطاً وتخریجاً وتعلیقاً، نبیل سعید الحسینی، 1995ء

☆...التحقیق المعجم الصغیر للطبرانی، سید طالب حسین، 1999ء

☆...التحقیق المراغی فی معرفہ رجال سنن الدارقطنی، محمد اسماعیل عقیل گورائیہ، 2000ء

☆...الشیخ امین احسن اصلاحی ومنہجہ فی تفسیرہ تدبر قرآن، حافظ افتخار احمد، 2002ء

☆... تحقیق مخطوطہ منظومہ التیسیر فی علم التفسیر از عبدالعزیز بن احمد المشہود الدرینی (۶۹۴ھ)، حمد اللہ اسماعیل (افغانستان)، 2003ء

☆...سیرت شبلی نعمانی از سید سلمان ندوی اور قاضی محمد سلمان منصور پوری کے افکار کا تقابلی جائزہ، محمد جاوید اختر، 2003ء

☆...عصری تہذیبی تصادم میں امت مسلمہ کی ذمہ داریاں ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ، عمر حیات، 2003ء

☆...برصغیر میں شمائل النبی ﷺ پر ہونے والے کام کا تاریخی، تحقیقی اور تنقیدی جائزہ، منیر احمد، 2004ء

☆...برصغیر کا مطبوعہ ذخیرہ حدیث، حافظ عبدالکریم، 2004ء

☆...روایۃ الحدیث بین الامامۃ واھل السنۃ والاباضۃ دراسۃ وتحقیق، عبدالحمید، 2005ء

☆... علم حدیث میں اسناد ومتن کی تحقیق کے اصول، محدثین اور فقہاء کے طرز عمل کی روشنی میں، حافظ محمد حمزہ مدنی، 2005ء

☆... علمائے برصغیر کی تفسیر ماثور میں خدمات ایک تاریخی، تحقیقی وتنقیدی جائزہ، حافظ محمد طارق، 2005ء

☆... جھود الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز فی خدمۃ الامۃ الاسلامیہ، عبداللہ خان محمد داد، 2006ء

☆... جھود علماء القارۃ الھندیۃ فی کتابۃ الشروح والحواشی بالعربیۃ الکتب الحدیث المشہورۃ فی القرن الثانی عشر الھجری الی العصر الحاضرہ، عبدالوحید، 2006ء

☆...برصغیر میں مسیحی سکالرز کا پیش کردہ قرآنی لٹریچر (۱۸۳۷ء تا ۱۹۴۷ء)، ساجد اسد اللہ، 2006ء

☆...پروفیسر منٹگمری واٹ کے مطالعہ سیرت النبی ﷺ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، عابد قیصرانی، 2006ء

☆... پہلی چار صدیوں میں سیرت نگاری کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، لیاقت علی، 2006ء

☆... مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی کی فقہ الحدیث میں آراء کا تحقیقی مطالعہ، حافظ محمد اقبال، 2008ء

☆... مشکوۃ المصابیح کی منتخب شرحیں، ایک تحقیقی، تنقیدی اور تقابلی جائزہ، زاہدہ فیاض بخاری، 2008ء

☆... سیرت النبی ﷺ، برصغیر کے مسیحی سکالرز کی علمی کاوشوں کا علمی جائزہ، محمد طیب، 2008ء

☆... برصغیر پاک وہند کی شروحات سنن ابی داؤد (تحقیقی وتنقیدی جائزہ)، محمد نعیم صدیقی، 2009ء

☆... اثرات القراۃ القرآنیہ میں امام بخاری اور کلینی کے مناہج کا جائزہ (صحیح بخاری اور اصول کافی کی روشنی میں)، غلام مصطفی، 2009ء

☆... غزوات وسرایا الرسول ﷺ رویۃ جدیدۃ، محمد بن ابراہیم شیبانی، 2009ء

☆... رسول اللہ کا تمثیلی اسلوب، کنز العمال کی روشنی میں مع متعلقہ احادیث کی تخریج، شگفتہ پروین، 2010ء

☆... عبدالرحمن بن ابی حاتم کی کتاب "الجرح والتعدیل" میں مسکوت علیھم ۲۰۰ راویوں کا تقابلی جائزہ، حمیرا اشرف، 2010ء

☆... اصول حدیث کے حوالے سے متقدمین اور متاخرین کے وضع کردہ اصولوں کا تقابلی جائزہ، حافظ محمد حماد، 2011ء

☆... انبیائے کرام اور سیاست ایک مطالعہ، عبدالحق، 2011ء

☆... امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں عورت کا عورت کا تاریخی کردار، تحقیقی وتنقیدی مطالعہ، یاسمین نذیر، 2011ء

☆...حدیث نبوی ﷺ سے متعلق مستشرقین کے اعتراضات کا علمی جائزہ(آراء میں باہمی تضادات کا تحقیقی جائزہ)، محمد شہزاد، 2011ء

☆... بیسویں صدی کے مشہور مستشرقین اور ان کے تفسیری رجحانات، محمد امین سعیدی، 2011ء

3.3۔ قومی و بین الاقوامی مجلات میں شائع ہونے والے تحقیقی مضامین

قومی اور بین الاقوامی مجلات میں مختلف موضوعات پر آپ کے سینکڑوں تحقیقی مضامین شائع ہوئے۔ جن میں ڈیڑھ سو(150) سے زائد تحقیقی مضامین پی ڈی ایف کی صورت میں صرف iri.aiou.edu.pk اور محدث میگزین[11] کی ویب سائٹ پر ہی دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ انڈیا اور لندن سے شائع ہونے والے بہت سے مضامین بھی انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔ کوئی بھی طالب علم نہایت آسانی سے یہ تحقیقی مضامین انٹرنیٹ سے حاصل کر سکتا ہے۔

3.4۔ تحقیقی کتب کی فہرست

1۔"تفسیر قرآن کا مفہوم، آداب اور تقاضے"اشاعت 1991ء۔

2۔"تسمیۃ المشائخ الذی روی عنھم الامام البخاری فی الجامع الصحیح: (از محمد بن اسحاق بن مندہ، ت ۳۹۵ھ) اس کتاب کی ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر نے تحقیق کی ہے۔اس موضوع پر یہ اولین تصنیف ہے۔اشاعت 1994ء۔

3۔"کشف النقاب عماروی الشیخان لاصحاب العلیہ عربی تحقیق و دراسۃ"(از حافظ صلاح الدین خلیل بن ایبک العلائی، ت ۷۶۱ھ) اس کتاب کی تحقیق ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر نے کی ہے۔اشاعت 1994ء۔

4۔"معراج النبی ﷺ حقائق و اسرار"اشاعت 1994ء۔

5۔"معراج النبی ﷺ پر کئے گئے اعتراض کا علمی جائزہ"اشاعت 1994ء۔

6۔"سیرت النبی کے مصادر و مراجع"اشاعت 1994ء۔

7۔"بہائیت اور اس کے معتقدات"اشاعت 1999ء۔

8۔"التحدیث فی علوم الحدیث"اشاعت 2000ء۔

9۔"خصائص المسند ابو موسیٰ المدینی عربی تحقیق و دراسۃ"اشاعت 2000ء۔

10۔"جامع القرآن والحدیث ابو القاسم بنارسی تحقیق و دراسۃ"اشاعت 2000ء۔

11۔"حامدیت الزمان، عارف حصاروی تحقیق و دراسۃ"اشاعت 2003ء۔

12۔"تحفۃ العالم فی سیرت سید العواصم ابو عبداللہ ناصر محمد بن ایبک"اشاعت 2005ء۔

13۔"مقالات سیرت، (اول) انٹرنیشنل سیرت کانفرنس 2000ء"اشاعت 2005ء۔

14۔"مقالات سیرت، (دوم) انٹرنیشنل سیرت کانفرنس 2000ء"اشاعت 2005ء۔

15۔"علوم الحدیث فنی، فکری، تاریخی جائزہ"اشاعت 2006ء۔

16۔"مقالات قرآن کانفرنس"اشاعت 2009ء۔

17۔"اسوہ کامل"اشاعت 2009ء۔

18۔"الاستدراک" اشاعت 2010ء۔

19۔"ھٰکذا علمتنی الحیاۃ از ڈاکٹر مصطفی سباعی (اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر)۔ اشاعت 2010ء

20۔"مقالات سیرت، تھرڈ انٹرنیشنل سیرت کانفرنس" اشاعت 2010ء۔

21۔"مقالات سیرت فورتھ انٹرنیشنل سیرت کانفرنس" اشاعت 2010ء۔

22۔"عصر رواں، سیرت نبوی کی روشنی میں" اشاعت 2012ء۔

23۔"اطراف سیرت" اشاعت 2014ء۔

24۔"خطبات سرگودھا" اشاعت 2016ء۔

25۔"علوم القرآن" اشاعت 2017ء۔

26۔سیرت سید العوالم لابن الفافاء، تحقیق ودراسہ (عربی)

27۔حمیدیۃ الزمان بافضیلیۃ الرسول الاعظم بنص القرآن (از السید محمد عارف بن احمد بن سعید المنیر الحسینی الدمشقی، ت ۱۳۴۲ھ) تحقیق ودراستہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر): (عربی)

28۔سلک الدرر لاکمل الرسل الاطہر از محمد صدیق لاہوری کے بے نقطہ مخطوطہ سیرت پر تحقیقی کام

29۔شرح نخبۃ الفکر، حافظ ابن حجر (ترجمہ بزبان انگریزی ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر)۔

30۔الاستدراک علی الاستعیاب الابن عبدالبر، لابن الامین، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر۔

3.5۔درسی کتب

31۔"ظفر الاسلام برائے بی اے، بی ایس سی (لازمی)"۔

32۔"ظفر الاسلام برائے تھرڈ ائیر (اختیاری)"۔

33۔"ظفر الاسلام برائے ایف اے، ایف ایس سی (لازمی)"۔

34۔الاسلام برائے فرسٹ ائیر (اختیاری)"۔

35۔"ظفر الاسلام برائے سیکنڈ ائیر (اختیاری)"۔

36۔"ظفر الاسلام عربی برائے بی اے (اختیاری)"۔

37۔"ظفر الاسلام برائے ایم اے، ایم ایس سی (لازمی)"۔

3.6۔پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر کی زیر تکمیل کتب

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرئوف ظفر نے اپنی زیر تکمیل کتب کے بارے میں اپنی کتاب اطراف سیرت میں لکھا کہ ان کی مندرجہ ذیل کتب پر کام جاری ہے۔[12]

38۔عہد نبوی ﷺ میں سیاسی و معاشرتی اداروں کا ارتقاء

39۔خصائص نبوی ﷺ لابن ملقن (تحقیق)

40۔الاربعین الطائیہ لابی الفتوح محمد بن محمد الطائی (تحقیق)

41۔ الرباعیات، امام نسائی (تحقیق)

42۔ سیرت انسائیکلوپیڈیا

43۔ صحیح سیرت نبوی ﷺ

44۔ بین الاقوامی تنازعات کا حل سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں

45۔ سیرت نبوی ﷺ اور عصر حاضر

46۔ بنیادی انسانی حقوق سیرت نبوی ﷺ کے تناظر میں

47۔ تعلیم وتربیت کا نبوی ﷺ اسلوب

48۔ مقالات حدیث

49.What Orientalists say on seerah of Muhammad(p.b.u.h.), A Critical Analysis by Dr. Abdul Rauf Zafar, Dr. Javed Hussain Gill & Nighat Hashmi.

50 .What Orientalists say on Hadith of Muhammad (p.b.u.h.), A Critical Analysis by Dr. Abdul Rauf Zafar.

51 .Muhammad (p.b.u.h.) The Education of Mankind (Nighat Hashmi)

4۔ خلاصہ بحث ونتائج

پروفیسر ڈاکٹر عبد الرئوف ظفر دور حاضر کے ایک معروف سکالر تھے۔ جو 8 جنوری 1951ء کو پیدا ہوئے اور 14 فروری 2020ء کو وفات پائی۔ آپ ایک اچھے استاد اور محقق تھے۔ آپ کو علوم القرآن، علوم الحدیث اور علوم سیرت ﷺ پر یکساں مہارت حاصل تھی۔ آپ بطور لیکچرر 1979ء میں شعبہ درس وتدریس سے وابستہ ہوئے اور اپنی وفات تک اس شعبہ سے وابستہ رہے۔

آپ اکاون (51) کتب اور تین سو سے زائد تحقیقی مضامین کے مصنف تھے۔ اپنی بیالیس سالہ تدریسی زندگی میں آپ نے ہزارہا لیکچرز، تدریس قرآن وحدیث اور خطبات جمعہ (اندرون وبیرون ممالک) ارشاد فرمائے، جن سے ہزارہا طلباء وطالبات نے استفادہ کیا۔ سینکڑوں طلباء وطالبات نے آپ کی زیر نگرانی پوسٹ گریجویشن، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات تحریر کئے۔ دنیا بھر میں ان کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ یہ سب ان کی طرف سے صدقہ جاریہ ہیں اور سب حضرات تعلیم وتعلم اور درس وتدریس میں مشغول ہیں۔ ان کے نیک اعمال کا ثواب انشاءاللہ ڈاکٹر عبد الرئوف ظفر صاحب کو ملتا رہے گا۔

زیر نظر مضمون میں سب سے پہلے پروفیسر ڈاکٹر عبد الرئوف ظفر کے پیدائش سے ''پی ایچ ڈی'' تک تعلیمی حالات مختصر بیان کئے گئے ہیں۔ جس کے بعد شعبہ تدریس وتحقیق میں ان کی خدمات کا مختصر اجائزہ لیا گیا ہے۔ ازاں بعد ڈاکٹر صاحب کے اخلاق وعادات اور نجی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور آپ کی تدریسی اور تحقیقی خدمات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ آپ کی زیر نگرانی تحریر کئے جانے والے منتخب مقالہ جات کی فہرست بھی پیش کی گئی ہے۔ بطور ڈائریکٹر سیرت چیئر ڈاکٹر صاحب کے علمی وتحقیقی مضامین، کانفرنسز، پروگرامز اور لیکچرز کا تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے نیز آپ کی شائع ہو جانے والی اور زیر اشاعت اکاون (51) کتب کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر علوم القرآن، علوم الحدیث، سیرت اور علوم الفقہ میں نہایت مہارت رکھتے تھے۔ وہ اردو، انگریزی، عربی، پنجابی اور سرائیکی زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ بلاشبہ آپ نے نہایت مختصر وقت میں بہت زیادہ علمی وتحقیقی امور سرانجام دیئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

5۔ حوالہ جات و حواشی

1 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، علوم القرآن فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ، ادارہ نشریات لاہور، 2017ء، ص 27۔

2 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، اطراف سیرت، ادارہ نشریات لاہور، 2014، ص 19۔

3 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، التحدیث فی علوم الحدیث، مکتبہ قدوسیہ لاہور، 2000، ص 17۔

4 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، اسوہ کامل محمد ﷺ، ادارہ نشریات لاہور، 2015ء، ص 38۔

5 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، اطراف سیرت، ادارہ نشریات لاہور، 2014ء، ص 19۔

6 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، علوم القرآن فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ، ادارہ نشریات لاہور، 2017ء، ص 27۔

7 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، اطراف سیرت، ادارہ نشریات لاہور، 2014، ص 395، 396، 397، 398، 410، 411، 412۔

8 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، خطبات سرگودھا شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا، 2016، ص 12۔

9 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، خطبات سرگودھا" ادارہ نشریات لاہور، 2016ء، ص 10۔

10 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، التحدیث فی علوم الحدیث، مکتبہ قدوسیہ لاہور، 2000، ص 18,17۔

11 - www.magazine.mohaddis.com/musanifeen/22-abdul-raof-zafar

12 ۔ عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، پروفیسر، اطراف سیرت، نشریات لاہور، 2014، ص 411۔